سوال

مجھے میرے خاوند نے طلاق دی تو ابھی میرے حمل کا پہلا ماہ تھا، پھر اس نے طلاق کے ایک ماہ بعد مجھ سے رجوع کرلیا، ایک بار پھر ہمارے درمیان کوئی مشکل پیدا ہوئی تو خاوند نے مجھے دوبارہ طلاق دے دی اور میرا حمل چھٹے ماہ میں تھا اس کے بعد مجھ سے رجوع کرلیا، پھر حمل کے آٹھویں ماہ دوبارہ طلاق دے دی اس حالت میں دی گئی طلاق کا حکم کیا ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

حمل کی حالت میں دی گئی صحیح ہے اور واقع ہوجاتی ہے، اس لیے جب خاوند اپنی بیوی کو حمل کی حالت میں طلاق دے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، خاوند کو حق حاصل ہے کہ وضع حمل سے قبل رجوع کرلے، اور اگر رجوع کرنے کے بعد وہ دوبارہ طلاق دے دے تو طلاق واقع ہوجائیگی، اور اگر وہ اس سے پھر رجوع کرلے اور پھر طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اس طرح وہ اپنے خاوند سے بائن ہوجائیگی اور اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح رغبت نہ کرلے

لوگوں میں جو یہ معروف ہے کہ حاملہ عورت کی طلاق واقع نہیں ہوتی یہ بات صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کی کوئی اصل اور دلیل ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق حمل کی حالت میں دے تو وضع حمل سے قبل اسے رجوع کرنے کا زیادہ حق حاصل ہے اور یہ ہی اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کےلیے حلال نہیں کہ اللہ تعالی نے ان کے رحم میں جو پیدا کر رکھا ہے وہ اسے چھپائیں، اگر وہ اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں البقرۃ (228).

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر طبری (448/2) اور امام بیہقی نے سنن بیہقی (367/7) میں روایت کیا ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا حاملہ عورت کو طلاق دینا جائز ہے یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" حاملہ عورت کو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں، جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" اس سے رجوع کرو پھر اسے رکھو حتی کہ وہ پاک ہوجائے پھر اسے حیض آئے پھر وہ پاک ہو، پھر اگر چاہو تو اسے طہر کی حالت میں طلاق دو قبل اس کے کہ اس سے جماع کرو یا پھر وہ حاملہ ہو" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اسلامیۃ

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" بہت عجیب بات ہے کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حمل میں طلاق نہیں ہوتی، میں نہیں جانتا کہ ان کے پاس یہ چیز کہاں سے آئی، حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، حتی کہ اگر اس نے حمل کی حالت میں بیوی سے جماع بھی کیا ہو اور غسل جنابت کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جائیگی

اس لیے حاملہ عورت کو حمل کی حالت میں دی گئی طلاق تو یقینی واقع ہو جاتی ہے " انتہی

دیکھیں : اللقاء الشہری (495/3).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

106285